

پانی
زندگی



کیا کرنا چاہیے:

سرکار اور بین الاقوامی اداروں (IFIs) نے پانی کے وسائل کی ترقی اور بندوبست کے نام پر جب بھی مداخلت کی، مقامی آبادی کو اس بارے میں نہ تو معلومات دی گئیں اور نہ ان سے مشورہ کیا گیا۔ نتیجتاً ایسے منصوبوں میں مقامی آبادی کے ساتھ ہمیشہ نا انصافی ہوئی۔ غریب کی غربت میں اضافہ ہوا۔

اس لئے ضروری ہے کہ:

- پانی کی ترقی کے کسی بھی منصوبے پر فیصلہ کرنے سے پہلے لوگوں سے مشورہ کیا جائے اور انکی رائے رکھتے ہوئے عملی پوچھی اور سمجھی جائے۔
- پانی کے استعمال کے مقامی طور طریقوں (برساتی نالے، کنویں، جھلا ریس اور جھلیں وغیرہ) کو بڑے منصوبوں کے مقابلے میں مفید مقامی متبادل کی شکل میں دیکھا اور سمجھا جائے۔
- پانی کی ترقی کا کوئی بھی منصوبہ بناتے وقت اس کے سیاسی، سماجی، معاشی اور ماحولیاتی اثرات کا مکمل تجزیہ کیا جائے۔
- ورلڈ کمشن آن ڈیز (WCD) کی تجویزوں پر عمل کیا جائے۔
- لوگوں سے بات چیت کرنی چاہیے کہ پانی کو بچت کے ساتھ کس طرح استعمال کیا جائے۔
- اور کیسے اسکے زیاں کو کم کر کے آلودگی سے کیسے بچایا جائے۔
- سماجی تنظیموں (CSOs) اور مقامی حکومتوں (Local Govts) کو چاہیے کہ وہ لوگوں کو متحرک کریں اور پانی کے قدرتی وسائل میں غیر ضروری اور نقصان دہ مداخلت کے خلاف لوگوں کی مدد کریں۔



کیا اور کیوں پر سوچ و پکار

● پاکستان میں پانی کے تمام ترقیاتی منصوبے وفاقی اکائیوں کے درمیان شدید اختلاف کا باعث بن رہے ہیں۔ ان میں کچھ منصوبے جن پر سول سوسائٹی (CSOs) مسلسل کام کر رہی ہیں، یہ ہیں:

- گریٹر تھل کینال (سرانیکھی وسیب)
- چوٹیاری ریزروائر پراجیکٹ (سندھ)
- گوئل زیم ڈیم پراجیکٹ (سرحد)
- چشمہ رائیٹ بینک اریگیشن پراجیکٹ (سرانیکھی وسیب)
- غازی بروٹھا ہائیڈل پاور پراجیکٹ (سرحد)
- تربیلا ڈیم (سرحد)

لوگ پانی کے حقوق سے کیوں محروم ہیں:

- تاکہ بیوروکریسی کے مفادات پورے ہوتے رہیں اور حکومت کا غیر منصفانہ نظام چلتا اور بڑھتا رہے۔
- مقامی آبادی کے وسائل پر طاقتور گروہوں کا قبضہ برقرار رہے اور انکے منافع میں اضافہ ہو۔
- قدرتی وسائل کے استعمال سے زیادہ منافع حاصل ہو، تاکہ حکومت کے غیر پیداواری اخراجات چلتے رہیں۔

لوگ پانی سے کس طرح محروم کئے جاتے ہیں:

- سرکار ملکی وسائل کی ترقی اور خوشحالی کا غلط دعویٰ کرتی ہے تاکہ ان منصوبوں کے لئے فنڈز زور قرضے حاصل کئے جائیں۔
- پانی کے بیسرو وسائل کی غیر منصفانہ تقسیم کی جاتی ہے۔
- سرکار اور پرائیویٹ ادارے لوگوں کے قدرتی وسائل کو ذاتی منافع کیلئے استعمال کرتے ہیں۔
- آبادی کے کچھ اونچے طبقے کو فضول خرچی کی حد تک پانی فراہم کیا جاتا ہے۔
- پانی جیسے قیمتی وسائل کے استعمال کا مناسب بندوبست نہیں کیا جاتا۔

ہمارا یقین ہے کہ

زمین کا تازہ پانی لوگوں کی ملکیت ہے جسے کسی بھی معاشی منافع کے لئے خرید اور بیچا نہ جائے۔
پانی لوگوں کی مشترکہ ملکیت ہے جسے کسی پرائیویٹ سیکٹر یا تجارتی کمپنیوں کے قبضے میں نہ دیا جائے۔
پانی زندگی ہے اسے منافع کمانے کے لئے استعمال نہ کیا جائے۔

پاکستان میں پانی کی بحث کو سمجھنے کیلئے چند چیدہ نکات:

- پاکستان میں پانی کی میسر قدرتی وسائل میں بارش، زیر زمین، ندی نالوں، دریاؤں، اور سیلاب کا پانی شامل ہے۔
- صدیوں کے تجربے میں وادی سندھ کے لوگوں نے میسر قدرتی ذرائع سے آبپاشی کا ایک ایسا نظام وضع کیا جو آج بھی قائم اور مفید ہے۔ مثلاً سیلابی نہریں، بارشی نالے، کنوئیں، جھلاریں اور جھیلیں۔
- انیسویں صدی کے آخر اور بیسویں صدی کے شروع میں انگریزوں نے اس نظام میں دو سائنسی تبدیلیاں کیں:

۱- زمینی کٹاؤ سے بچنے کے لئے تفتیب و فراز کا اصول

۲- خشک سالی میں پانی کی فراہمی کے لئے ڈیموں کی تعمیر

تقسیم ہند کے بعد سندھ طاس معاہدے نے یہاں دریاؤں کے پانی کی تقسیم کو غیر متوازن کر دیا جس کے تین نتائج سامنے آئے: رابطہ نہریں نکلیں، بیراج بنے اور ڈیم تعمیر ہوئے۔

یہ نہریں، بیراج اور ڈیم پاکستان کے کل (196.72 لاکھ ایکڑ) رقبے میں سے 500 لاکھ ایکڑ (26.22%) رقبہ سیراب کرتے ہیں۔ (جو انسانی آبادی اور صنعت کے زیر استعمال رقبے کے علاوہ ہے)۔

نہروں، بیراجوں اور ڈیموں کا موجودہ نظام کل رقبے کا چوتھائی حصہ تو آباد کرتا ہے مگر ہماری بنیادی غذائی ضروریات پوری نہیں کرتا۔ اس کا مطلب ہے کہ پانی کے ترقیاتی منصوبوں کے پیچھے کچھ اور عوامل کا فرما ہیں۔

بنیادی مسئلہ:

پاکستان میں زرعی ترقی کے لئے، غربت کے خاتمے اور پانی پر اقتصاد کو حل کرنے کے لئے ضروری ہے کہ پانی کے تمام قدرتی وسائل لوگوں کے اپنے کنٹرول میں ہوں۔

پانی کی کمی اور پینے کے پانی کا مسلسل گرتا ہوا معیار اور ان سے پیدا ہونے والے دوسرے سیاسی، سماجی اور معاشی مسائل ملک کی سالمیت کے لئے خطرہ ہیں۔

2000-2001ء میں پانی کی کمی کی وجہ سے ملک میں فصلوں کی پیداوار میں 10.5 فیصد کمی ہوئی۔

دریائے سندھ کے پانی کی تقسیم کا جو فارمولہ (IRSA) نے تجویز کیا ہے اس سے ملک کی وفاقی اکائیوں کے درمیان بد اعتمادی میں اضافہ ہوا ہے۔ پنجاب اور سندھ کا موجودہ جھگڑا اس کی ایک مثال ہے۔ جس میں پہلی بار سرانگنی علاقے کے لوگوں کا نقطہ نظر پنجاب کی پالیسیوں سے مختلف طور پر ابھر کر سامنے آیا ہے۔

بڑے منصوبے، بڑے مسائل:

بہت سارے سماجی اور ماحولیاتی نقصانات سے قطع نظر بڑے منصوبوں کے حق میں کتنی فنی دہلیں دی جاتی ہیں اور معاشی ترقی کے کتنے امکانات گنوائے جاتے ہیں مگر یہ بات آج واضح ہو چکی ہے کہ بڑے منصوبے ہمارے سماج، ماحول اور قدرتی وسائل کے لئے کتنے بڑے مسائل پیدا کرتے ہیں۔

جب تک لوگوں پر یہ مسائل واضح نہیں ہوئے تھے، حکومت ان منصوبوں کا اعلان بڑے فخر کے ساتھ کرتی تھی مگر آج ایسے تمام منصوبے پوری چھپے منظور اور شروع کیے جاتے ہیں۔ کچھ لوگوں کے نزدیک یہ منصوبے عوام کے خلاف سازش ہیں۔ گریٹر تھل کینال اسکی ایک مثال ہے۔

ساؤتھ ایشیا ایک عرصے سے موسمی تبدیلیوں اور خشک سالی کی زد میں ہے۔ اس لئے یہاں پانی کو بچت کے ساتھ آبپاشی کے لئے استعمال کرنے کے ایسے طریقے اختیار کئے گئے جو، گوکہ بین الاقوامی نظام کے ساتھ میل نہیں کھاتے مگر مقامی آبادی کے لئے آج بھی اتنے ہی مفید ہیں۔

آج دنیا میں مقامی علم اور زندگی کے مقامی طور طریقوں کو واضح اہمیت حاصل ہے۔ اس کے برعکس تمام بڑے منصوبے مقامی آبادی کو ان کے قدرتی وسائل اور مقامی متبادل طور طریقوں سے محروم کرتے ہیں۔

جنگلات کی کٹائی، جغرافیائی عدم توازن، بائیو ڈائورسٹی کا خاتمہ، پانی کا زیاں اور پانی کے سسٹم پر صوبائی اختلافات ان بڑے منصوبوں کے چند نقصان ہیں۔



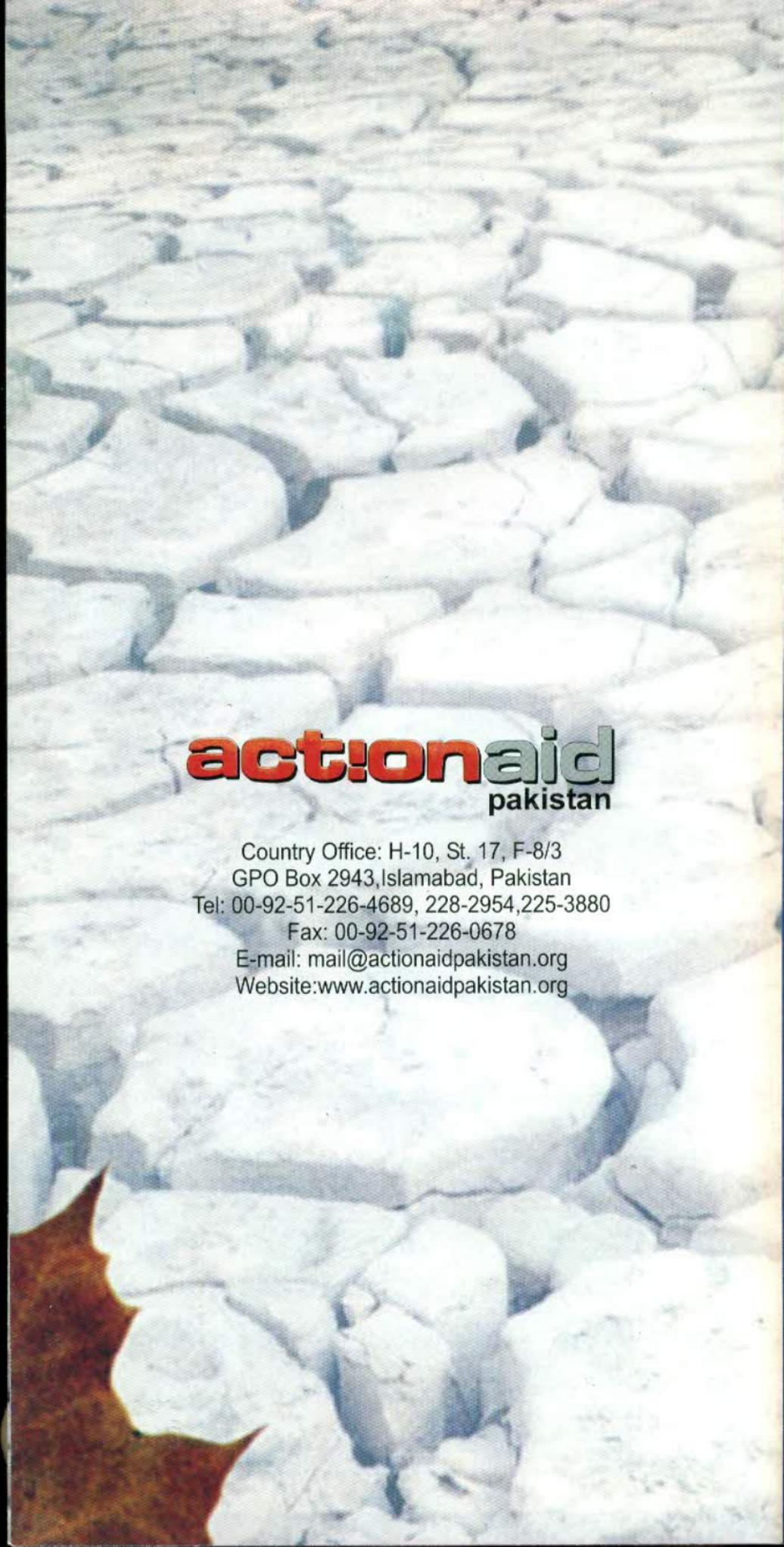
نئی تعمیر شدہ چشمہ نہر کا ایک ٹوٹا ہوا حصہ

بڑے منصوبوں کے منفی اثرات:

- زمینوں سے بے دخلی اور نقل مکانی
- غریب کمیونٹی کی دوبارہ آبادی کا مسئلہ
- سماجی، ثقافتی اور ماحولیاتی رنگارنگی diversity کا خاتمہ
- مقامی آبادی کا معاشی نقصان
- مقامی سطح پر طاقت کے توازن میں بگاڑ
- قرضوں کا بوجھ
- مفادات کے ایسے تضاد اور اختلاف پیدا ہونا جو بڑے جھگڑوں اور جنگوں کا پیش خیمہ بنتے ہیں۔



متنازعہ چشمہ پراجیکٹ کا ایک نظارہ



act!onaid
pakistan

Country Office: H-10, St. 17, F-8/3
GPO Box 2943, Islamabad, Pakistan
Tel: 00-92-51-226-4689, 228-2954, 225-3880
Fax: 00-92-51-226-0678
E-mail: mail@actionaidpakistan.org
Website: www.actionaidpakistan.org